ششماہی علوم السنہ
شعبہ حدیث اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

ISSN: 2959-2224 (Online) and 2959-2216 (Print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/uas/index
Publisher by: Department of Hadith, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

قرآن اور جدید سائنس کے تناظر میں شہد کی مکھی: منفرد حیاتیاتی خصوصیات اور طبی افادیت کا جائزہ

The Honeybee in the Context of the Quran and Modern Science: An Evaluation of its Unique Biological Characteristics and Medical Efficacy

Hina Feroz*
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, Abdual Wali Khan University, Mardan. Email: hinaferoz439@gmail.com

Abstract:
This research paper provides a clear and comprehensive review of the biological features and medical benefits of the honeybee, based on the guidance of the Holy Qur'an and modern scientific understanding. In the Qur'an, the honeybee is not mentioned as an ordinary insect; rather, it points to the power of Allah, the delicate system of nature, and deep divine wisdom. This paper explains the physical and biological structure of the honeybee, its complex social behavior, the special ways in which bees communicate with each other, and the important role they play in maintaining ecological balance, all supported by scientific studies. The paper also discusses the nutritional and medicinal qualities of honey, which modern science has confirmed, such as its ability to kill germs, reduce inflammation, act as an antioxidant, and help wounds heal quickly. The main purpose of this study is to show the harmony between the facts presented in the Holy Qur'an and the findings of modern science. It highlights that the honeybee is not only an example of natural perfection but also a valuable source of health and knowledge for humans.

Keywords: Honeybee, Modern Science, Biological Characteristics, Medical Efficacy, Honey, Propolis, Antimicrobial

تعارف

قرآن مجید میں اللہ تعالی نے مختلف مخلوقات کا ذکر محض تعارف کے لیے نہیں، بلکہ حکمت اور عبرت کے طور پر کیا گیا ہے۔ ان میں حشرات الارض بھی شامل ہے۔ ان کے ذکر کرنے سے ان کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔ ان کی زندگی میں انسانوں کے لیے نشانیاں موجود ہیں۔ قرآن مجید میں مذکور حشرات الارض کی خصوصیات ان کی منفرد ساخت اور کردار کو بیان کرتی ہیں ان حشرات میں شہد کی مکھی کو ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ ان کو اللہ تعالی نے وحی کے زریعے پھلوں سے خوراک حاصل اور انسانوں کی پینے کے لیے شہد پیدا کرنے کا حکم دیا ہے۔ حشرات الارض کی بے شمار اقسام زمین پر پائی جاتی ہیں، اور ان میں سے کئی انسانوں کے لیے مفید ہیں۔

"اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِىْ عَلٰى بَطْنِهٖ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِىْ عَلٰى رِجْلَيْنِ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِىْ عَلٰۤى اَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ"[1]

---

* Email of corresponding author: hinaferoz439@gmail.com

ترجمہ: "اور اللہ نے ہر چلنے والا (جاندار) ایک قسم کے پانی سے پیدا کیا، پھر ان میں سے کوئی وہ ہے جو اپنے پیٹ پر چلتا ہے اور ان میں سے کوئی وہ ہے جو دو پاؤں پر چلتا ہے اور ان میں سے کوئی وہ ہے جو چار پر چلتا ہے، اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے، یقیناً اللہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔"[2]

اس تحقیقی جائزے کا مقصد شہد کی مکھی کو قرآن اور سائنس کے تناظر میں ان کی منفرد اور حیاتیاتی خصوصیات اور کا اور ان کی طبی افادیت پر جائزہ پیش کرنا ہے۔ اس مطالعہ سے یہ سمجھنے میں مدد ملے گی کہ اسلام نے ان حشرات کو کس زاویے سے دیکھا ہے اور ان کے انسانیت کے لیے کیا فوائد ہیں، اور جدید سائنس ان کے بارے میں سے کیا کہتی ہے۔ اس تحقیق سے قرآن اور سائنسی تحقیق کے درمیان ہم آہنگی اور تعلق کو سمجھنے کا موقع ملے گا، اور اس سے قدرت کی تخلیقات میں چھپے ہوئے فوائد کا بہتر ادراک ہو گا۔

شہد کی مکھی:

عربی نام: النَّحْلُ

سائنسی نام: Apis

"النحل" اس سے مراد شہد کی مکھی ہے۔ اس کے واحد کیلئے "نحلۃ" کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ یحیی بن وثاب ("وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحِلِ") حاء کو زبر کے ساتھ پڑھا ہے، لیکن جمہور کے نزدیک ("وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ") حاء کو جزم کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ زجاج فرماتے ہے کہ اس کا نام نحل اس لئے ہے کہ اللہ تعالی اس مکھی سے شہد تیار کرتا ہے اور یہ مکھی لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ہے۔ قرآن میں ہے("وَأَوْحَى رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ ")(اور وحی کے تیرے رب نے شہد کی مکھی کی طرف)۔[3] شہد کی مکھی کو معلوم کہ وہ بے آب گیاہ جگہ کے بجائے ایسی جگہوں پر رہنا ان کے لے مناسب ہو گی جہاں پر بارشوں کی وجہ سے سرسبز پودے گے ہو اور پودوں پر پھل اور پھولوں کے ارد گرد منڈلاتے ہوئے ان کا رس چوس کر اپنا لعاب بناتی ہیں اور پھر اس لعاب بہت اعلیٰ قسم کے شہد بناتی ہیں قزوینی نے فرمایا ہے کہ عید الفطر کو "یوم الرحمة" (رحمت کا دن) اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی اور شہد تیار کا طریقہ مکھیوں کو سکھایا۔

سائنسی اصطلاح میں شہد کی مکھی:

شہد کی مکھیاں سماجی کیڑا ہیں۔ یہ ایپیس نسل سے تعلق رکھتی ہیں، جس میں مختلف اقسام شامل ہیں، لیکن جب ہم "شہد کی مکھی" کہتے ہیں تو عام طور پر ہم مغربی شہد کی مکھی ایپیس میلیفرا نامی مکھی مراد لیتے ہیں، جو بہت فائدہ مند ہوتی ہیں۔ شہد کی مکھیاں آپس میں بات چیت کرنے کے لیے ایک خاص قسم کا رقص کرتی ہیں، جسے "واگل ڈانس" کہتے ہیں۔ اس رقص کے ذریعے وہ دوسری مکھیوں کو خوراک کے ذرائع کی جگہ، فاصلہ اور خوراک کا معیار کے بارے میں آگاہ کرتی ہیں۔[4]

شہد کی مکھی میں مغربی مکھی (Apis mellifera L)، رویے کے مطالعے کے لیے ایک اعلی مثال ہیں۔ تاہم، شہد کی مکھیوں کی کئی دیگر اقسام بھی ہیں جو رویے کے لحاظ سے دلچسپ ہیں اور کچھ طریقوں سے A. mellifera سے مختلف ہیں۔
شہد کی مکھیوں کو دو گروہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

1) گھاؤں (کھو کھلے جگہ) میں چھتہ بنانے والی مکھیاں: یہ درمیانے سائز کی مکھیاں ہوتی ہیں جو عموماً کھوکھلے درختوں کے اندر چھتہ تیار کرتی ہیں۔

2) بونی اور دیو ہیکل شہد کی مکھیاں: یہ مکھیاں درختوں کے شاخوں پر، پہاڑوں یا کسی بھی ایسی چیز سے لٹکی ہوئی ایک ہی مومی چھتے پر کھلے عام گھر بناتی ہیں۔ بونی اور دیو ہیکل شہد کی مکھیاں، گھاوں میں گھونسلا بنانے والی مکھیوں سے اپنے رقص، دفاعی رویے، نقل مکانی، ذات میں فرق اور دوسرے پہلوؤں میں مختلف ہوتی ہیں۔[5]

شہد کی مکھیوں کے چھتے میں تین اقسام کی مکھیاں پائی جاتی ہیں: ملکہ مکھی، نر مکھی اور کارکن مکھیاں۔

ملکہ مکھی: چھتے میں سب سے اہم مکھی ہوتی ہے۔ یہ باقی مکھیوں سے جسامت میں بڑی ہوتی ہے۔ یہ صرف انڈے دیتی ہے۔ رانی مکھی بننے کے لیے کارکن مکھیاں دو دن کی لاروا کو منتخب کرتی ہیں اور اسے خاص غذا دیا جاتا ہیں۔ 11 دن بعد یہ لاروا انڈے سے باہر نکلتا ہے اور پھر اٹھارہ نر مکھیوں کے ساتھ جفتی کرتا ہے۔ اس جفتی کے دوران یہ لاکھوں کی تعداد میں جرثومے حاصل کرتی ہے جیسے یہ اپنی دو سالہ زندگی میں انڈے دینے کے لیے استعمال کرتی ہے۔ جفتی کے دس دن بعد ملکہ انڈے دینا شروع کر دیتی ہے اور یہ روزانہ تقریباً تین ہزار انڈے دے سکتی ہے۔

نر مکھی: نر مکھی کا کام صرف رانی مکھی کے ساتھ جفتی کرنا ہوتا ہے۔ ان کا چھتے میں شہد بنانے میں کوئی کردار نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ پھولوں سے رس چوستی ہیں۔

کارکن مکھیاں: یہ جسامت میں باقی مکھیوں سے چھوٹی ہوتی ہیں۔ ایک چھتے میں 50,000 سے 60,000 کارکن مکھیاں ہوتی ہیں۔ ان کی عمر باقی مکھیوں سے کم ہوتی ہے اور یہ 28 سے 35 دن تک ہوتی ہیں، تاہم ستمبر اور اکتوبر کے درمیان پیدا ہونے والی مکھیاں میں پیدا ہونے والی کی عمر زیادہ ہوتی ہے۔ کارکن مکھیاں انڈوں سے بچے نکالنے، ان کو خوراک فراہم کرنے اور ان کے رہنے کے لئے کمرے بنانے میں مصروف رہتی ہیں یہ تمام دن اڑتی ہوئی پھولوں سے "ماء الحیات" یعنی رس ڈھونڈتی رہتی ہیں۔ ہر پھول کے نیچے مٹھاس کا ایک قطرہ ہوتا ہے۔ اس رس کو حاصل کرنے کے لئے ہر ڈال ڈال کے گرد گھومتے ہیں اور پھول سے رس حاصل کرکے اسے اپنے منہ کی تھیلی میں رکھ کر چھتے کو واپس لوٹ جاتی ہیں اور اپنے کالونی کو اس علاقہ میں مزید ماء الحیات کی موجودگی یا غیر موجودگی کی خبر بھی دیتی ہیں۔ ابتدائی طور پر اس ماء الحیات 50 سے 80 فیصد پانی ہوتا ہے۔ ماء الحیات کو مکھیاں چھتے میں لے جا کر گاڑھا کرتے اور جب اس سے شہد تیار ہوتا ہے تو اس میں پانی کی مقدار 16 سے 18 فیصد کے درمیان باقی رہ جاتی ہے۔

یہ مکھیاں خط استوا کی حدت سے لے کر برفانی میدانوں کی سردی میں بھی زندہ رہ سکتی ہیں۔ مگر ان کے چھتے کا اندر درجہ حرارت 34 سینٹی گریڈ کے نزدیک رہتا ہے۔ اگر اس کے ارد گرد کا موسم 49 سینٹی گریڈ تک بھی گرم ہو جائے تو چھتا متاثر نہیں ہوتا۔ سردی میں زیادتی کی وجہ سے اپنے جمع کی گئی خوراک پر گزارا کرتی ہے اور خوشگوار موسم کا انتظار کرتی ہیں۔ ایک چھتا سال میں تقریباً 500 کلو گرام ماء الحیات حاصل جمع کرکے اس سے شہد تیار کرتی ہے، چھتوں میں شہد کے علاوہ موم اور پولن کے دانے بھی اکٹھا کیے جاتے ہیں۔ پھلوں کے تولیدی اعضاء پھولوں کی پتیوں کے درمیان ہوتی ہیں۔ مکھی جب رس کو کو چوسنے کے لیے کسی پھول پر بیٹھتی ہے تو نر پھولوں کے تولیدی اعضاء کے دانے اس کے جسم کے ساتھ چپک جاتے ہیں جن کو پولن کہتے ہیں۔ پولن کے دانے لگی مکھی جب دوسرے پھول پر بیٹھتی ہے تو اس پھول نسوانی حصے ان دانوں کو اپنی جانب کھینچ کر باروری حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح مکھی کی پرواز زراعت کے لیے ایک نہایت اہم خدمت سرانجام دیتی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ امریکہ میں پیدا ہونے والی نوے اقسام کی

زرعی پیداوار کی ترویج اور باروری صرف شہد کی مکھی کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ پولن کے جو دانے باقی بچ جاتے ہیں ان کو چھتے میں لے جا کر کارکنوں کی کھانے میں لحمی اجزا کے طور پر شامل کر دیا جاتا ہے۔ ان کی کچھ مقدار شہد میں بھی موجود ہوتی ہے۔[76]

دنیا میں موجود تمام جاندار بشمول حیوانات، پرندے، اور کیڑے مکوڑوں اپنے حفاظت کے لیے گھر بناتی ہیں۔ تاہم، شہد کی مکھی جس طرح کا خوبصورت چھتہ تیار کرتی ہے اور پھر جس طریقے سے اس کا انتظام چلاتی ہے، وہ کسی اور پرندے یا جانور میں دیکھنے کو نہیں ملتا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ شہد کی مکھی کا وجود تقریباً 10 کروڑ سال سے پایا جاتا ہے۔ ان میں مختلف کام کرنے کے لحاظ سے مکھیوں کی درجہ بندی ہوتی ہے۔

مکھیوں کا چھتا چھ کونوں والے خانوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کی دیواریں موم سے بنتی ہیں۔ شہد کی مکھیاں ایک خاص قسم کا مادہ تیار کرتی ہیں جسے پروپولیس کہا جاتا ہے۔ یہ مادہ درختوں کے رس، موم اور کچھ انزائمز کو ملا کر بناتی ہیں۔ یہ چپچپا ہوتا ہے اور اس کا رنگ کئی طرح ہو سکتا ہے، جیسے کہ بھورا یا سبز، اس مادے کو اپنے چھتے کے اندرونی حصوں کو بند کرنے اور مضبوط بنانے کے لیے استعمال کرتی ہیں۔ یہ چھتے کو جراثیم اور نقصان دہ چیزوں سے بچانے میں مدد کرتا ہے۔ ان چھتوں میں درجہ حرارت کو قائم رکھنے کے لیے ایئر کنڈیشنڈ کا مربوط نظام ہے جس چھتے کے اندر گرمیوں میں ٹھنڈک اور سردیوں میں چھتے کا درجہ حرارت گرم ہوتا ہے اس کے علاوہ یہ نظام ہوا کو صاف بھی کرتا ہے چھتے کی مسدس شکل کی بناوٹ بھی ہوا کے بہاؤ کو بہتر بناتی ہے، جس سے درجہ حرارت کو برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے۔[8]

قرآن میں شہد کی مکھی کا تذکرہ:

اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھی کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

"اَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ ا تَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتاً وَّ مِنَ الشَّجَرِوَمِمَّا یَعْرِشُوْن ثُمَّ کُلِیْ مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ فَا سْلُکِیْ سُبُلَ رَبِّکِ ذُلُلاً یَخْرُ جُ مِنْ بُطُوْنِہَا شَرَاب مُّخْتَلِف اَلْوَانُه فِیْہِ شِفَآءُ لِّلنَّاس اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لاٰ یَۃً لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ"[9]

"نیز آپ کے پروردگار نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی کہ پہاڑوں میں، درختوں میں، اور (انگور وغیرہ کی) بیل میں اپنا گھر (چھتا) بنا۔ پھر ہر قسم کے پھل سے اس کا رس چوس اور اپنے پروردگار کی ہموار کردہ راہوں پر چلتی رہ۔ ان مکھیوں کے پیٹ سے مختلف رنگوں کا مشروب (شہد) نکلتا ہے جس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔ یقیناً اس میں بھی ایک نشانی ہے ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں"[10]

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے لفظ ("کُلِی") فرمایا ہے جس کے معنی ہیں ("تو کھا اور یہ صیغہ امر واحد مونث حاضر") کا ہے[11] جس سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی اللہ تعالیٰ نے کہ قرآن مجید میں شہد اکھٹا کرنے والی مکھیوں کی جنس مونث بیان کرتا ہے اور اس بات کا علم جدید تحقیقات کے بعد ہی انسانوں کو معلوم ہوئی کہ مادہ مکھی شہد جمع کرتی ہیں جو قرآن کو اللہ تعالیٰ کا کلام ہونے کی ایک اور ظاہر دلیل ہے۔

نحل سے مراد شہد کی مکھی ہیں جو عام مکھی یعنی ذباب سے جسامت میں بڑی ہوتی ہے اور اس سورۃ کا نام "النحل" اسی نسبت سے ہے کیونکہ سورت میں شہد کی مکھی کا ذکر آیا ہے۔ اس مکھی کی طرف وحی کرنے سے مراد فطری اشارہ یا تعلیم ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہر

جاندار کو اس کے کام کی سونپ دی ہے بچہ جیسے ہی دنیا میں آتا ہے تو ماں کی چھاتی کی طرف لپکتا ہے تاکہ وہاں سے اپنے لیے خوراک حاصل کر سکے حالانکہ اس وقت اسے کسی بھی چیز کی سمجھ بوجھ نہیں ہوتی۔ یہ اسی فطری وحی کا اثر ہے جو وہ اپنے لیے ایسا چھتا گھر تیار ہے جسے دیکھ کر انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ کسی ماہر انجنیئر نے اس کی ڈیزائننگ تیار کی ہے۔

نحل کے چھتے کا ہر خانہ چھ کونوں والا یعنی اس کی شکل مسدس ہوتی ہیں جس کے سب اضلاع لمبائی برابر ہوتی ہیں اور ہر خانہ ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہوتے ہیں کہ ان میں کہیں پر بھی خالی جگہ کی گنجائش باقی نہیں ہوتی۔ ان خانوں میں مکھیاں شہد جمع کرتی ہیں اور باہر والے خانوں پر پہرہ دینے والی مکھیاں موجود ہوتی ہیں۔ جو انجان مکھیاں یا دوسرے حشرات کو چھتے میں اندر جانے نہیں دیتیں۔[12] اللہ تعالیٰ نے شہد کو بہت سی امراض میں شفا کا باعث قرار دیتے ہوئے فرمایا:

یہ آیت سے اللہ کی قدرت پر دلالت کرتی ہے، کہ ایک چھوٹا سا کیڑا کس طرح مفید مشروب تیار کرتا ہے۔

جو خود ایک زہریلا کیڑا ہے۔ اس کے زہر سے یہ مفید مشروب حقیقتاً اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ ہے۔[13]

قرآن نے شہد کو "شفاء للناس" کہا ہے۔ جس کی اہمیت کو جدید سائنس نے بھی قبول کر لیا ہے۔ شہد کے مختلف رنگوں کے ہوتے ہیں۔ پیلے رنگ کے، سفیدی مائل یا سرخی مائل یا سیاہی مائل ہوتی ہیں اور ان کے اس رنگوں میں بھی کئی طرح کے اسباب ہوتے ہیں۔ لیکن ہر قسم کے شہد میں کچھ مشترکہ خصوصیات بھی ہوتے ہیں۔

شہد کی مکھیوں کے فوائد:

حدیث کی روشنی میں:

نبی کریم ﷺ کے ارشادات سے بھی مکھی سے حاصل ہونے والے شہد کی اہمیت وافادیت کا اندازہ ہوتا ہے، جن میں سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ , قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ كُلَّ شَهْرٍ , لَمْ يُصِبْهُ عَظِيمٌ مِنَ الْبَلَاءِ."

"ابو ہریرہ رضی عنہا سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: "جو شخص ہر ماہ تین روز صبح کے وقت شہد چاٹ لیا کرے، اسے کوئی بڑی آفت نہ آئے گی"۔[14]

ایک اور حدیث ہے:

"قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءَيْنِ: الْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ"

رسول ﷺ نے فرمایا: "تم اپنے اوپر دو شفاؤں کو لازم کر لو (1) شہد اور (2) قرآن"۔[15]

فوائد ومسائل:

شہد جسمانی امراض سے شفاء کا باعث ہے۔ اور قرآن سے روحانی اور دل کے امراض دور ہوتی ہیں۔[16]

قرآن سے جسمانی امراض بھی دور ہوتی ہیں۔ جیسے حدیث ہے:

"حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ":أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَوْا

عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوهُمْ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ لُدِغَ سَيِّدُ أُولَئِكَ، فَقَالُوا :هَلْ مَعَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رَاقٍ، فَقَالُوا :إِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُونَا وَلَا نَفْعَلُ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا، فَجَعَلُوا لَهُمْ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ، فَجَعَلَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ، وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ، وَيَتْفِلُ، فَبَرَأَ فَأَتَوْا بِالشَّاءِ، فَقَالُوا :لَا نَأْخُذُهُ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلُوهُ فَضَحِكَ، وَقَالَ :وَمَا أَدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ خُذُوهَا "(وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ)۔

"نبی کریم ﷺ کے چند صحابہ کرامؓ عرب کے ایک قبیلے کے پاس گزرے۔ تو انھوں نے ان کی ضیافت نہیں کی کچھ دیر بعد اس قبیلے کے سردار کو کسی زہریلے جانور نے کاٹ لیا، قبیلے والوں نے ان صحابہ سے کہا کہ آپ لوگوں کے پاس کوئی دوا یا کوئی دم کرنے والا ہے۔ صحابہ نے کہا کہ تم لوگوں نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی لحاظ ہم اس وقت تک دم نہیں کریں گے جب تک تم ہمارے لیے اس کی مزدوری طے نہ کرو۔ چنانچہ ان لوگوں نے کچھ بکریاں دینا طے کر دی۔ پھر (ابو سعیدؓ) سورۃ فاتحہ پڑھنا شروع کر دی اور اس پر دم کرتے وقت منہ کا تھوک جمع کرتا رہا اور متاثرہ جگہ پر لگاتا رہا ایسا کرنے سے وہ سردار تندرست ہو گیا اس سے وہ شخص اچھا ہو گیا۔ اب قبیلے والے بکریاں لے کر آئے تو صحابہ کرام نے کہا کہ جب تک ہم نبی ﷺ سے اس کے متعلق نہ پوچھ لیں یہ بکریاں نہیں لے سکتے پھر جب نبی کریم ﷺ سے پوچھا تو آپ مسکرائے اور فرمایا تمہیں کیسے معلوم کہ سورۃ فاتحہ سے دم بھی کیا جاسکتا ہے، بکریاں لے لو اور اس میں میرے لیے بھی حصہ رکھو۔"[17]

حضرت محمد ﷺ کی یہ حدیث مبارک بڑی جامعیت کی حامل ہے، اس میں قرآن اور انسان کے دیے ہوئے طریقوں سے علاج کرنا، زمین میں بنائی گئی دوائی اور آسمان دوائی اور طلب جسدی و نفسی کو جمع فرما کر دونوں کو اختیار کرنے کا کہا گیا ہے۔ جس طرح کسی بھی جسمانی بیماریوں کے علاج کے لیے ڈاکٹروں کی طرف رجوع کیا جاتا ہے، اسی طرح روحانی اور قلبی امراض جیسا کہ جھوٹ، بغض ،غرور اور جلن وغیرہ، ان سے اپنے قلب وروح کو پاک وصاف رکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی الہامی کتاب قرآن حکیم کو پڑھنا، حضرت محمد ﷺ کی سنت کی پیروی کرنا لازم ہے۔

حدیث مبارکہ ہے:

" عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ:" كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ"

"عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کو شیرینی اور شہد پسند تھا"۔[18]

ایک اور روایت ہیں:

"أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ:" جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ، فَقَالَ: اسْقِهِ عَسَلًا، فَسَقَاهُ، فَقَالَ: إِنِّي سَقَيْتُهُ، فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا، فَقَالَ: صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ"، تَابَعَهُ النَّضْرُ، عَنْ شُعْبَةَ"

" ابو سعید رضی اللہ عنھا فرماتے ہے کہ ایک صاحب رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے بھائی کو دست آرہے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انہیں شہد پلاؤ۔ انہوں نے پلایا اور پھر

واپس آکر کہا کہ میں نے انہیں شہد پلایا لیکن ان کے دستوں میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ آپؐ نے اس پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے (آخر شہد ہی سے اسے شفاء ہوئی)۔[19]

مذکورہ بالا حدیث میں شہد کی اہمیت کا اندازہ ہونے کے ساتھ ساتھ طب کے ایک اہم اصول کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ کسی بھی مرض کے علاج کے لیے دوا کی مقدار، اس کا وقت اور مریض کی قوت کا لحاظ رکھنا بے حد ضروری ہے۔ ورنہ دوا اثر نہیں کریں گی۔ یہ حدیث علم العلاج اور مائیت مرض یا سبب کے بارے میں ایک سیدھی راہ ہے۔ کیونکہ دست کی وجہ سے آنتوں میں جلن، علاج کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ سب پہلے آنتوں کو پاک کیا جائے، پھر جراثیم کا خاتمہ کیا جائے، اور شہد میں یہ صلاحیت موجود ہوتی ہے کہ وہ یہ دونوں کام کر سکتا ہے۔[20]"

رسول ﷺ نے فرمایا:

"مومن کی مثال شہد کی مکھی کی مانند ہے جو صرف پاکیزہ چیز کھاتی ہے اور پاکیزہ چیز ہی گراتی ہے"[21]

شہد کی مکھیوں کے منفرد حیاتیاتی خصوصیات:

شہد کی مکھیاں اپنے معاش کے لئے کئی تدابیر اختیار کرتی ہیں۔ جب انہیں کوئی صاف جگہ ملتی ہے تو وہاں سب سے پہلے چھتے کا وہ حصہ تیار کرتی ہیں جس میں شہد کو جمع کیا جاتا ہے۔ رانی ایک گھر تیار کرتی ہیں جس میں رانی مکھی رہتی ہے۔ اس کے بعد نر مکھیوں کے لئے جگہ تیار کرتی ہیں جو کوئی کام کاج نہیں کرتی ہے۔ پھر اس چھتے میں تخم ریزی کرکے اس طرح پر بیٹھی ہوئی ہوتی ہے جیسے طرح پرندے انڈے سیتے ہیں۔ اس عمل سے اس تخم سے ایک سفید کیڑا باہر نکلتا ہے۔ اس کی افزائش ہوتی رہتی ہے۔ یہ کیڑا اپنی خوراک خود ہی حاصل کرلیتا ہے اور چند کے بعد دن یہ بھی دوسرے مکھیوں کی طرح اڑنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ شہد کی مکھیوں میں یہ خوبی ہوتی ہیں کہ جب اسے کسی مکھی کے اندر کوئی خرابی نظر آجائے تو اسے چھتہ سے الگ کر دیتی ہیں یا اسے قتل کر دیتی ہیں۔ ملکہ مکھی کی خوبی ہوتی ہے کہ ان کے پاس ڈنک نہیں ہوتا جس سے کسی کو (ڈس کر) تکلیف میں مبتلا کر سکے۔

ان کا چھتہ انتہائی عجیب شکل کا بنا ہوتا ہے، اور یہ سب شکلوں میں سے مسدس شکل کو اپنے چھتہ کے لئے تیار کرتی ہے۔ یہ اپنے گھر کے لئے گول چوکور اور مخمس شکل کی علاوہ مسدس شکل کو اس لئے پسند کرتی ہے کہ مسدس شکل میں کوئی ایسی خوبی پائی جاتی تھی جو کسی انجینئر کا وہم وگمان میں نہیں تھا اور وہ خوبی یہ ہے کہ مسدس سے سب سے زیادہ وسیع اور کشادہ گول شکل بنائی جاسکتی ہے یا ایسی شکل جو گول شکل کے بہت قریب ہو۔ اگر یہ مربع شکل میں بناتی تو تو بہت سی جگہ درمیان میں خالی رہ جاتی کیونکہ شہد کی مکھیاں گول اور لمبی جسم والی ہوتی ہے اور گھر کو گول بنانے کی صورت میں سوراخوں سے باہر بہت سی جگہ بیکار رہ جاتی۔ کیونکہ گول شکلیں اگر آپس میں یکجا کی جائیں تو آپس میں مل کر یکجا نہیں ہوسکتی بلکہ درمیان میں کچھ جگہ خالی رہ جاتی۔ یہ خوبی صرف مسدس شکل میں ہے کہ اگر ایک سوراخ کو دوسرے سوراخ سے ملادیں تو درمیان میں کوئی جگہ نہیں بچتی۔ اس میں کہیں پر بھی کوئی ٹیڑھاپن نہیں پایا جاتا ایسا لگتا ہے کہ کسی انجینئرنگ نے اس کی ڈیزائننگ کی ہیں۔ شہد کی مکھی نے اپنے چھتے کو اتنا خوب صورت بنانے کے لئے کوئی آلہ اور پرکار وغیرہ استعمال نہیں کرتا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ ذات نے ان کی فطرت میں یہ خوبی ڈالی ہے۔

اگر شہد کی مکھی کے اموروں پہ غور کرے تو تعجب ہوتا ہے کہ کس طریقے سے پھولوں اور پھلوں وغیرہ سے رس چوستی ہے اور گندی اور بدبودار چیزوں سے کس طرح پرہیز کرتی ہے اور کس طرح اپنے امیر کا ہر حکم تسلیم کرتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے سردار

میں بھی عدل و انصاف کرنے کی صلاحیت عطا کی ہے۔ ان کا سردار گھر میں گندگی لانے والی مکھیوں کو دروازے پر ہی قتل کر دیتا ہے۔ دشمنوں سے یہ دشمنی نبھاتی ہیں اور دوستوں سے دوستی نبھانا ان کی فطرت میں داخل ہے۔ اگر اس کے گھر کے پاس کوئی دوسرے چھتہ کی مکھی آجائے تو یہ اس دوسرے چھتہ کی مکھی کو ڈنک مارتی ہیں اور بعض دفعہ اس ڈنک سے اس کی موت واقع ہو جاتی ہیں۔ صفائی ستھرائی ان کی فطرت میں شامل ہوتی ہیں۔

شہد کی مکھیاں گرمی اور سردی دونوں موسموں میں اپنے کاموں میں مشغول رہتی ہیں۔ یہ سردی میں جو شہد بناتی ہیں وہ شہد بہت عمدہ ہوتا ہے۔ چھوٹی مکھیاں بڑی مکھیوں سے زیادہ مشقت کرتی رہتی ہیں۔ چھوٹی مکھیاں پاک اور عمدہ پانی تلاش کر کے پیتی ہیں۔ چھوٹی مکھیاں شہد زیادہ مقدار میں نہیں کھاتی مگر اپنی بھوک کے مطابق ہی استعمال کرتی ہیں۔ جب اس کے چھتہ میں شہد کی مقدار کبھی کم پڑ جائیں تو اپنی جان کے خطرے کی وجہ سے اس میں پانی ملا دیتی ہیں چھتہ میں شہد کم پڑ جانے پر یہ خود ہی اپنا چھتہ تباہ کر دیتی ہیں۔ چھتہ میں اس وقت اگر کوئی ملکہ مکھی یا نر بھی موجود ہو تو اس کو ہلاک کر دیتی ہیں۔

شہد کی مکھیوں کو "السوس" نامی بیماری لگتی ہے جس میں گھن (چھوٹے چھوٹے کیڑے یا جوئیں) جیسے باریک کیڑے ان کے جسم کو اور چھتہ کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اس سے بچنے کے لیے چھتہ میں ایک مٹھی نمک چھڑک دیا جائے اور ہر مہینے ایک بار چھتہ کھول کر اس میں گائے کے فضلے سے دھونی دے دیں۔[22]

شہد کے طبی فوائد سائنس کی روشنی میں:

شہد کی افادیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی الہ وسلم خود شہد کا استعمال فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ آپ ﷺ فجر کے وقت شہد کے شربت کا پیالہ پیتے اور کبھی کبھار نماز عصر کے بعد بھی پیتے تھے۔ کیونکہ ان اوقات میں پیٹ خالی ہوتا ہے تو شہد پینا جسم کے لیے مفید ہے۔

سائنسی تحقیقات سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو خوراک کے طور پر جتنی اشیاء ہے ان سب میں چیزوں اور نعمتوں میں شہد ایک جامع غذا ہے۔ یورپ اور ممالک میں مختلف ادویات میں شہد کا استعمال کیا جارہا ہے۔ بیرون ممالکوں کے ہسپتالوں میں انسانوں کے چہرے کی تحفظ کے لیے کاسمیٹکس میں اس کا استعمال کیا جارہا ہے۔[23]

اطباء نے تحقیق اور تجربات کے ذریعے شہد کے متعدد فوائد بیان کیے ہیں۔ ذیل میں چند درج ہیں:

1. اطباء کے مطابق شہد پیاس کی شدت ختم ہوتی ہیں۔
2. دست کی شکایت ختم کرنے کے لیے شہد بہت فائدہ مند ہے۔
3. حدیث کے مطابق ہر مہینے میں تین دن صبح کے وقت شہد چاٹ لینے سے کوئی امراض لاحق نہیں ہو سکتی۔
4. گردے کی جلن کے لیے شہد اور پانی بہترین علاج ہے۔
5. شہد کو بارش کے پانی میں ملا کر پینا مبارک اور شفاء کا باعث سے ہے۔
6. شہد زخموں کے لیے بہترین علاج ہے۔
7. حدیث کے مطابق نبی کریم ﷺ نے کئی بیماریوں میں شہد کا شربت یا دودھ میں شہد ڈال کر نوش فرمایا اور دوسروں بھی اس کی تلقین فرمائی۔

8. شہد کا زیادہ استعمال استسقاء، یرقان، عسر البول، ورمِ طحال، فالج، لقوہ، زہروں کے اثرات کو ختم کرنے، سر اور سینہ کی بیماریوں میں بہت فائدہ مند ہے۔
9. گردے کی پتھری کو گرتا ہے۔
10. شہد سے باہ، آنکھوں، اور جگر کو قوت ملتی ہے۔
11. دانتوں کے لیے شہد ایک بہت فائدہ مند علاج ہے، شہد کو سرکہ میں حل کرکے دانتوں پر ملنا دانتوں کو مضبوط کرتا ہے، اور مسوڑھوں کے سوجن کو ختم کرتا ہے اور دانتوں کو چمکدار بناتا ہے، گرم پانی میں شہد اور سرکہ کے ساتھ نمک ملا کر غرارہ کرنے سے گلے اور مسوڑھوں کا سوجن دور ہو جاتا ہے۔
12. نہار منہ سے شہد پینے سے پرانی قبض سے صحت یابی ہو سکتی ہیں، کھٹے ڈکار آنے بھی بند ہو جاتی ہیں اور اگر پیٹ میں ہوا بھر جاتی ہو تو شہد پینے سے ہوا خارج ہو جاتی ہے۔
13. اطباء قدیم نے افیون، پوست اور بھنگ کے نشہ کے اثرات کو ختم کرنے کے لیے گرم پانی میں شہد مفید قرار دیا ہے۔
14. انسان کو بڑھاپے میں عموماً تین امراض لاحق ہو جاتے ہے: ۱- جسمانی کمزوری، ۲- بلغم، ۳- جوڑوں کا درد۔ قدرت کا کرشمہ ہے کہ شہد کے استعمال سے یہ تینوں امراض آسانی سے حل ہو ہیں۔
15. شہد میں (جراثیم کش) Antiseptic خوبی ہونے کی وجہ سے اس کو زخموں پر یا جلی ہوئی جلد پر لگانا نہایت فائدہ مند قرار دیا ہے۔
16. چہرے سے کیل اور مہاسوں دور کرنے کے لیے بہت مفید علاج سمجھا جاتا ہے۔
17. طبِ نبوی کے مشہور مرتب علاء الدین کحال (م: ۷۲۰ھ - ۱۳۲۰ء) نے شہد کو اِسہال کے علاوہ غذائی سمیت (یعنی Food poisoning میں بہت فائدہ مند قرار دیا ہے۔
18. طالب علموں کے لیے شہد بہت فائدے مند ہیں، زیادہ دیر تک پڑھ سکتے ہیں اور یادداشت کے بہتر کرنے کے لیے بہت مفید ہے۔
19. شہد کو پینے سے دل کے دورے نہیں پڑتے۔[24]

موم:

ایک مخصوص عمر کی کارکن مکھیاں اپنے پیٹ پر موجود غدودوں سے موم پیدا کرتی ہیں۔ یہ موم چھوٹے چھوٹے چمکدار ٹکڑوں کی صورت میں ہوتے ہے جو مکھیوں کے پیٹ سے خارج ہوتے ہیں۔ اس موم کو چھتے بنانے اور اس کی مرمت کے لیے استعمال کرتی ہیں۔ شہد کی طرح، موم بھی بہت مفید ہے۔ اسے مختلف مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، جن میں سے کچھ یہ ہیں:

1. موم بتیاں بنانا: موم بتیاں بنانے کے لیے موم ایک روایتی اور بہترین مواد ہے۔
2. واٹر پروفنگ: موم کو لکڑی یا کپڑے پر لگا کر اسے واٹر پروف بنایا جا سکتا ہے۔
3. صابن اور کاسمیٹکس: موم کو صابن اور کاسمیٹکس تیار کرنے میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔
4. ادویات: بعض ادویات میں استعمال ہوتا ہے۔

5. آرٹ: مجسمہ سازی اور دیگر فنون لطیفہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔
6. فرنیچر پالش: فرنیچر کو پالش کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔[25]، [26]

شہد کی مکھی کی روٹی:

شہد کی مکھی کی روٹی" دراصل پھولوں کا جرگن ہی ہوتا ہے جو شہد کی مکھیاں جمع کرتی ہیں، اور اپنے چھتے میں لے جاتی ہیں۔ یہ جب پھولوں سے رس چوستی ہیں تو ان کے بدن پر پھولوں کا زیرہ بھی لگ جاتا ہے۔ پھر وہ اس زیرے کو اپنے چھتے میں لے جا کر ایک خاص عمل کے ذریعے محفوظ کر لیتی ہیں۔ اس محفوظ شدہ زیرے کو ہی "مکھی کی روٹی" کہا جاتا ہے۔[27]

شہد کی مکھیاں غذا کے طور پر:

شہد کی مکھیوں کے لاروے، جن میں انڈے، لاروا اور پیوپا شامل ہیں، کو "بی بروڈ" کہا جاتا ہے۔ ان میں غذائیت بھرپور ہوتے ہیں اور کچھ ثقافتوں میں انہیں غذا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ انڈونیشیا میں ممالک میں، بی بروڈ کو ایک روایتی غذا سمجھا جاتا ہے اور اسے کئی طریقوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ بی بروڈ میں پروٹین، وٹامنز اور معدنیات وافر مقدار میں موجود ہوتی ہے، اس لئے ایک صحت بخش غذا سمجھا جاتا ہے[28]۔ بی بروڈ میکسیکو، تھائی لینڈ اور بہت سے افریقی ممالک میں ایک پسندیدہ خوراک مانا جاتا ہے۔ اس کے زمانے قدیم سے ہی چینی اور مصری لوگ اس کا استعمال کرتے آئے ہیں۔[29] اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مختلف ثقافتوں میں کھانے کی عادات مختلف ہوتی ہیں، اور بعض اوقات ایسے کھانے بھی کھائے جاتے ہیں جو دوسروں کے لیے عجیب یا غیر معمولی ہو سکتے ہیں۔ بعض علاقوں میں، جیسے کہ چین کا صوبہ یونان، بالغ جنگلی شہد کی مکھیوں کو بھی کھاتے ہے۔ یونان کے ایک ہوٹل کے ایک ملازم کے مطابق، مکھیوں کو "نمک اور مرچ کے ساتھ ڈیپ فرائی" کر کے کھانا بہترین طریقہ ہے، اور ان کا ذائقہ "قدرتی طور پر میٹھا اور لذیذ" ہوتا ہے۔ سی این این نے اس ڈش کو "شنگھائی کے عجیب و غریب کھانوں" میں سے ایک قرار دیا ہے۔[30]

پروپولیس:

پروپولیس ایک قسم کا رال دار مرکب ہے جسے شہد کی مکھیاں پودوں کی کلیوں، رس یا دوسرے نباتاتی ذرائع سے اکٹھا کر کے موم اور لعاب سے ملاتی ہیں وہ اسے چھتے میں موجود غیر ضروری خالی جگھوں یا سوراخوں کو بند کرنے کے لیے استعمال کرتی ہیں۔ اس میں اینٹی بیکٹیریل، اینٹی فنگل اور سوزش کم کرنے والی خصوصیات ہوتی ہیں، اس لیے یہ صحت کے لیے بھی فائدہ مند ہوتی ہے۔ پروپولیس شہد کی مکھیوں کا بنایا ہوا ایک قدرتی سیمنٹ ہوتا ہے جو چھتے کو مضبوط اور محفوظ رکھنے کے کام کرتے ہے۔[31] پروپولیس کچھ لوگوں میں شدید قسم الرجک رد عمل پیدا کر سکتا ہے، جس میں جلد پر خارش، سوجن اور سانس لینے میں دشواری شامل ہیں۔ اس کے علاوہ، یہ بعض ادویات کے ساتھ منفی عمل بھی کر سکتا ہے، یعنی ان ادویات کے اثرات کو کم یا زیادہ کر سکتا ہے یا نقصان دہ اثرات پیدا کر سکتا ہے۔ اس لیے، پروپولیس استعمال کرنے سے پہلے ڈاکٹر سے مشورہ کرنا چاہیے، خاص طور پر اگر آپ کوئی دوا استعمال کر رہے ہیں یا آپ کو کسی قسم کی الرجی ہے۔[32] پروپولیس کو کبھی کبھار تار ساز آلات پر لکڑی کی سطح کو ختم کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ اس کے چپکنے والے اور حفاظتی خوبی کی وجہ سے ہے۔

لکڑی کی سطح کو ختم کرنے کے لیے، پروپولیس کو الکحل یا کسی اور محلل میں حل کیا جاتا ہے اور پھر اسے لکڑی پر لگایا جاتا ہے۔ یہ لکڑی کو نمی اور دوسرے نقصان دہ چیزوں سے بچانے میں مدد کرتا ہے۔[33]

رائل جیلی:

”يَخْرُ جُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَاب مُّخْتَلِف اَلْوَانُه فِيْهِ شِفَآءُ لِّلنَّاس“[34]

ترجمہ: ان کے پیٹوں سے مختلف رنگ اور شکل کے سیال نکلتے ہیں جن میں لوگوں کے لیے شفاء ہے۔

قرآن میں اس امر کی نشان دہی کرتا ہے کہ نحل کے پیٹ سے کئی قسم کی رطوبتیں نکلتی ہے جن کو علم طب میں انزائمز کہتے ہیں جو مختلف بیماریوں کے علاج کے لیے بہت مفید قرار دیا گیا ہے۔ اس آیت کے مفہوم کا پتہ تب چلا جب جرمن کے کیمیادانوں شہد سے رائل جیلی نام کا عنصر الگ کر لیا۔ اس دریافت نے قرآن کی سچائی اور افادیت کو واضح کر دیا اس آیت سے مراد شہد نہیں ہے بلکہ وہ رطوبت ہے جو نحل کے کے پیٹ سے نکلتا ہوتا ہے کیونکہ امراض سے شفاء کا اصل منبع وہی ہے۔ اس کو رائل جیلی اس لے کہتے ہیں کیونکہ یہ چھتے میں صرف رانی مکھی دیتی ہے اور شہزادوں کی پرورش جس خوراک پر ہوتی ہے وہ شاہی خوراک کہلاتی ہے اور اسی وجہ سے اس کو رائل جیلی کہتے ہیں۔ کرہ ارض پر جتنے بھی حیوانات اور انسان وغیرہ ہے رہتے ہیں ان سب کا وزن پیدائش سے لے کر بلوغت تک بیس سے پچیس گنا تک بڑھ سکتا ہے لیکن شہد کی مکھی کی بچے کا وزن 350 گنا تک بڑھ سکتا ہے تمام حیوانات میں کسی کا وزن اتنا نہیں بڑھتا جتنا شہد کی مکھی کی کے بچوں کا بڑھتا ہے چونکہ شہد کی مکھی کے بچے رائل جیلی کھاتے ہیں۔ اس لے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ رائل جیلی جسمانی بڑھوتری میں بہت مفید ہے اور کمزوری کو دور کرتا ہے۔ ان معلومات کے بعد ڈاکٹروں نے جسمانی لحاظ سے کمزور مریضوں پر اس کے بہت تجربے کئے۔ جرمنی میں رائل جیلی بوتلوں اور گولیوں کی شکل میں تیار ہوتا ہے۔ چین میں ایک دواساز کمپنی "پیکنگ کیمیکل اینڈ فارماسیوٹیکل ورکس" نے پیکنگ رائل جیلی نام سے پینے کی دوا اور ٹیکے تیار کیئے ہے جو مختلف امراض کے علاج کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے وزن کی کمی، بھوک نہ لگنا، زچگی کے بعد کمزوری اعصابی اور جسمانی تھکن، جگر جوڑوں اور معدہ کے السر وغیرہ کے امراض میں استعمال کیا جاتا ہے۔[35] رائل جیلی ایک مادہ ہے جو سفید رنگ کا گاڑھا اور کریمی مادہ ہوتا جو شہد کی مکھی تیار کرتی ہیں جو شہد کی مکھیوں کے لاروا اور ملکہ مکھی کے لیے ایک خاص غذا ہے۔[36] رائل جیلی کو صحت کے فوائد کے لیے فروخت کیا جاتا ہے، لیکن ان دعووں کی کوئی سائنسی تائید موجود نہیں ہے۔[37] دوسری طرف، رائل جیلی کچھ لوگوں میں شدید الرجک ردعمل کا سبب بن سکتی ہے۔ اس لیے، اسے استعمال کرنے سے پہلے احتیاط برتنی چاہیے۔ اگر آپ کو کسی قسم کی الرجی ہے، تو رائل جیلی استعمال کرنے سے پہلے ڈاکٹر سے مشورہ کریں۔[38]

خلاصہ بحث:

شہد کی مکھی کی حیاتیاتی خصوصیات اور طبی فوائد کا قرآن و سائنس کی روشنی میں جائزہ لینے سے درجہ ذیل اہم نکات واضح ہوتے ہیں:

1. جدید سائنسی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن میں شہد کی مکھی کے بارے میں جو معلومات دی گئی ہیں، وہ سائنسی طور پر درست اور حیرت انگیز ہیں۔
2. سورۃ النحل میں شہد کی مکھی کا ذکر کیا گیا ہے، جس کے ذریعے حاصل ہونے والا شہد غذائی، طبی اور شفائی فوائد رکھتا ہے، جو سائنسی تحقیقات سے بھی ثابت ہے۔
3. سائنس نے ثابت کیا ہے کہ شہد کی مکھی کے جسم میں خاص انزائمز پائے جاتے ہیں، جو اسے ایک مؤثر قدرتی جراثیم کش عنصر بناتے ہیں۔

4. شہد کی مکھی کے بارے میں قرآنی بیانات اور سائنسی تحقیقات میں حیرت انگیز مطابقت پائی جاتی ہے، جو قرآن کی حقانیت کو مزید واضح کرتی ہے۔
5. اسلامی طب میں شہد، مکھی کے موم، اور دیگر حشرات سے حاصل ہونے والے اجزاء کو کئی بیماریوں کے علاج میں مؤثر سمجھا گیا ہے، جو جدید سائنس بھی تسلیم کرتی ہے۔
6. یہ نتائج ظاہر کرتے ہیں کہ قرآن میں مذکور حشرات الارض نہ صرف روحانی، اخلاقی اور علمی اعتبار سے اہم ہیں بلکہ ان کی سائنسی و طبی افادیت بھی غیر معمولی ہے۔

All Rights Reserved © 2025 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات و حواشی

[1] سورۃ النور24: 45۔

Surah An- Nur:24:45.

[2] حافظ عبد السلام بن محمد حفظہ اللہ، **تفسیر القرآن الکریم**،(لاہور: دارالاندلس، سن اشاعت :بدھ 07 اکتوبر 2015ء)،ج:3، ص:141

Hafiz Abdul Salam Bin Muhammad Bhutvi Tafseer Al-Quran Al-Kareem (Lahore: Dar- Ui-Andalus,Year Of Publicatin :07, October,2015),Vol:3,P:141.

[3] سورۃ النحل16:68۔

Surah An-Nahl 16:68.

[4]https://www.britannica.com/animal/honeybee(Accessd on12 ,02,2025).

[5]Olav Rueppell, Anissa Kennedy, Encyclopedia of Animal Behavior, volume:4(Second Edition :2019).

[6] ہارون یحیٰی ،**اللہ کی نشانیاں عقل والوں کے لئے** (لاہور ،کراچی: ادارہ اسلامیات ،اشاعت اول ربیع الثانی 2001/1424ء)، ص:34-35

۔

Haroon Yahya,Allah Ki Nishaniyan Aql Walon Ke Liye, (Lohare, Karachi: Idara-E-Islamiat,,First Edition ,Rabi Al-Thani)P:34-35.

[7]ڈاکٹر خالد غزنوی ،**طب نبوی اور جدید سائنس**(لاہور :الفیصل ناشران سٹریٹ اُردو بازار چوبیسواں ایڈیشن :مارچ 2012ء) ،ج:1 ص: 151۔

Dr.Khalid Ghaznavi Tibb-E-Nabvi Aur Jadeed Science(Lahore:Al-Faisal Publishers,Street Urdu Bazaar ,24th Edition ,March :2012)Vol:1.P:151.

[8] ایضاً،ج:1، ص:154۔

ibid.

[9] سورۃ النحل16:69-86۔

Surah An-Nahl 16:69-86

[10] مترجم فضیلتہ الشیخ مولانا عبد الرحمن کیلانیؒ،**تیسیر القران**(لاہور: مکتبہ انٹر نیشنل دارالاسلام سٹریٹ نمبر ،2وسن پورہ ،سن اشاعت: محرم الحرام 1432ھ)،ج:2، ص:530۔

Mutarjim Fazilat Al-Shaykh Maulana Abdul Rahman Kailani ,Tayseer Al-Quran (Lohare:Maktabah Internation ,Dar Al-Islam Street No :2,Wasan Pura,Year Of Publiction:Muharram Al-Haram Ah)Vol:2,P:530.

[11] مولاناشہید الدین بنازیؒ، **آسان لغات قرآن**،(لاہور: حدیث پبلیکیشنز شیش محل روڈ، سن اشاعت: جمادی الثانی 1423ھ)، ج:4، ص:269۔

Maulana Shaheed Al-Din Banazi ,Asan Lughat Al -Quran (Lohare: Hadees Publication ,Sheesh Mahal Road ,Publication Year :Jamadi Al-Thani 1423ah)Vol:4,P:269.

[12] ایضًا، **تیسیر القرآن**، ج:2، ص:531۔ ibid.

[13] مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع ،**معارف القرآن**، ج,5: ص:364۔

Mufti -E-Azam Pakistan Mufti Muhammad Shafi ,Maarif Al-Quran ,Vol:5,P:364.

[14] امام ابو عبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ القزوینیؒ، مترجم: مولانا محمد قاسم امین مدظلہ العالے، **سنن ابن ماجہ**، کتاب الطب ، باب الغسل ،حدیث نمبر :3450، ج:3، ص122 ۔

Imam Abu Abdullah Muhammad Bin Majah Al Qazwini ,Translator :Maulana Muhammad Qasim Ameen Madzillahul Aali ,Sunan Ibn Majah ,Kitab Al-Tibb ,Bab Al-Ghusal ,Hadith No:3450 ,Vol No:3,P:122.

[15] ایضًا، حدیث نمبر:3452، ج:3، ص:122۔

ibid.

[16] سنن ابن ماجہ شرح از مولانا عطاالله ساجد، حدیث نمبر:3452۔

Sunan Ibn Majah , Iz Maulana Ataullah Sajid ,Hadith No:3452.

[17] امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاریؒ، ترجمہ فوائد: فضیلتہ الشیخ حافظ عبد الستار الحماد حفظہ اللہ , **صحيح البخاري**، كِتَاب الطِّبِّ، . بَابُ الرُّقَى بِفَاتِحَةِالْكِتَابِ، حدیث نمبر:5736، ج:5، ص:467۔

Imam Abu Abdullah Muhammad Bin Ismail Al-Bukhari ,Translation /Notes :Al-Shaykh Hafiz Abdul-Sattar Hafiz Allah,Sahih Al-Bukhari ,Kitab Al-Tibb,Bab:Al-Rqi Befatht Al-Kitab,Hadith No:5736,Vol No:5,P:467.

[18] **ایضًا**، بَابُ الدَّوَاءِ بِالْعَسَلِ:اء، حدیث نمبر:5682، ج:5، ص:446۔

ibid.

[19] **ایضًا**، بَابُ دَوَاءِ الْمَبْطُونِ، حدیث نمبر:5716، ج:5، ص:458۔

ibid.

[20] ڈاکٹر خالد غزنوی، **طب نبوی اور جدید سائنس**، ج:1، ص:170۔

Dr.Khalid Ghaznavi Tibb-E-Nabvi Aur Jadeed Science,Vol:1,P:170.

[21] امام ابو عبداللہ بن سلامہ بن جعفر شہاب الدین, مترجم: فضیلتہ الشیخ محمد ارشد کمال، ابو محمد حافظ عبد السّتار الحماد، **مسند الشھاب**(لاہور: مکتبہ اسلامیہ حلیمہ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار، سن اشاعت:2016ء), حدیث نمبر:1353، ص:767۔

Imam Abu Abdullah Bin Salamah Bin Jafar Shahab Al-Din ,Translated By Fazilat Al -Sheikh Muhammad Arshad Kamal ,Abu Muhammad Hafiz Abdul Sattar Al-Hamad ,Musnad Al-Shahab (Lohare :Islmia Halima Center ,Ghazni Street, Urdu Bazaar ,2016),Hadith No:1353,P:767.

[22] علامہ دمیریؒ، **حیات الحیوان**، ج:2، ص:636۔

Allama Damira Al-Hayawan,Vol:1,P:636.

[23] ڈاکٹر خالد غزنوی، **طب نبوی اور جدید سائنس**، ج:1، ص:193۔

Dr.Khalid Ghaznavi Tibb-E-Nabvi Aur Jadeed Science,Vol:1,P:193.

[24] ایضاً،ج:1،ص:168-180،189-196۔

ibid.

[25] Sanford, Malcolin T., and Alfred Dietz.، "The fine structure of the wax gland of the honey bee (Apis mellifera L.)." Apidologie،volume7, issue: 3 (1976)p: 197-207.

[26] "Wax Rendering | Bee Culture",Bee Culture,(23 March 2016. Retrieved 26 October 2018).

[27]Gillott, Cedric,"Entomology",Springer Science & Business Media(2005).

[28]Haris, Emmaria , "Sensasi Rasa Unik Botok Lebah yang Menyengat (Unique taste sensation botok with stinging bees)", in Indonesian,(6 December 2013).

[29] "How to collect drone larvae from the beehive", Home technologies and practices for small agricultural producers, UN Food and Agriculture Organization,(29 August 2016. Archived from the original on 13 February 2018. Retrieved 13 February 2018).

[30] Schmitt, Kellie, "Shanghai's weirdest foods" CNN,(26 December 2011)(Archived from the original on 28 March 2013).

[31] Simone-Finstrom, Michael; Spivak, Marla (May–June 2010). "Propolis and bee health: The natural history and significance of resin use by honey bees", Apidologie, volume:41, issue:3(May-june2010)p:295–311.

[32] "Propolis"U.S. National Library of Medicine,(28 July 2022. Retrieved 5 February 2023)

[33] Gambichler T; Boms S; Freitag M ,"Contact dermatitis and other skin conditions in instrumental musicians",BMC Dermatol, volume : 4(April 2004)p:3.

[34] سورۃ النحل16:69۔

Surah An-Nahl 16:68.

[35] ڈاکٹر خالد غزنوی ،**طب نبوی اور جدید سائنس** ، ج:1،ص:203۔

Dr. Khalid Ghaznavi Tibb-E-Nabvi Aur Jadeed Science, Vol:1, P:203.

[36]Jung-Hoffmann, L, "Die Determination von Königin und Arbeiterin der Honigbiene", Bienenforsch, volume:8,(1966)p: 296–322.

[37] Federal government seizes Dozens af Misbranded Drug products: FDA warned company about making medical claims for bee-derived products "food and drug administration (5 April 2010)

[38] Lunng R,HA.chan I cohoy Dck," Royal jelly consumption and hypersensitivity in the community,clin Exp Allergy", volume:27, issue:3, (Merch 1997) p:333-6.